درس ادب

مؤلف

غلام معین الدین قادری



SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

کتاب یا رسالے کا نام:

ادب درس

مصنف، مؤلف:	غلام معین الدین قادری
موضوع:	اصلاح معاشرہ
ناشر:	SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
ڈیزائننگ اور کمپوزنگ:	PURE SUNNI GRAPHICS
سنہ اشاعت:	OCTOBER 2022
صفحات:	30

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION



اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اساتذہ، والدین، دینی کتب وغیرہ کا ادب واحترام سکھاتی ایک کتاب۔ قرآن وسنت اور بزرگوں کے واقعات وارشادات سے سجائی گئی ایک مختصر تحریر

درس
ادب

از قلم

غلام معین الدین قادری

ناشر

Sabiya Virtual Publication

CONTENTS

(اس فہرست میں کسی بھی عنوان پر فقط ایک کلک کرنے سے آپ متعلقہ صفحے پر جاسکتے ہیں۔)

ایک اہم وضاحت

صابیا ورچوئل پبلی کیشن مختلف ذرائع سے موصول شدہ مواد کی اشاعت کر رہی ہے۔ کئی لکھنے والے اپنا سرمایہ ہمیں شائع کرنے کے لیے ارسال فرمارہے ہیں۔ ہم ایک اہم وضاحت بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں اور رسالوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ بالکل ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے اور پھر علماے اہل سنت کی کتابوں کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جارہا ہے جن کے بارے میں کسی کو کوئی شک نہیں ہونا چاہیے اور پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی وغیرہ غلطیوں کی تو جو اشاعت خاص ہماری جانب سے ہوتی ہے یعنی وہ کتابیں اور رسالے جو "**ٹیم عبد مصطفی افیشل**" کی پیشکش ہوتی ہے ان کی ذمہ داری ہم لیتے ہیں اور جو ہمیں دوسرے ذریعوں سے موصول ہوتا ہے ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے۔

ٹیم عبد مصطفیٰ آفیشل کی علمی تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہٰذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں اطلاع فرمائیں۔

عبد مصطفیٰ آفیشل

لك الحمد يا الله الصلوة و السلام عليك يا رسول
الله صلى الله عليه وسلم

بے اَدَبی کی نُحوست

تفسیر رُوحُ البیان میں ہے کہ پہلے زمانے میں جب کوئی نوجوان کسی بوڑھے آدمی کے آگے چلتا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے (اسکی بے اَدَبی کی وجہ سے) زمین میں دھنسا دیتا تھا۔

ایک اور جگہ نقل ہے کہ کسی شخص نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کی حضور صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں فاقہ کا شکار رہتا ہوں۔ تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ تو کسی بوڑھے (شخص) کے آگے چلا ہوگا۔ (روح البیان پارہ ۱۷)

اس سے معلوم ہوا کہ بے اَدَبی دنیا وآخِرت میں مَردُود کروادیتی ہے۔ جیسا کہ ابلیس کی نولاکھ سال کی عبادت ایک بے اَدَبی کی وجہ سے برباد ہوگئی اور وہ مَردُود ٹھہرا۔

(۱) حضرت ابوعلی دقّاق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، بندہ اِطاعت سے جنّت تک اور اَدَب سے خدا عَزَّ وَجَلَّ تک پہنچ جاتا ہے، (الرسالۃ القشیریۃ، باب الادب، ص ۳۱۶)

(۲) حضرت ذُوالنُّون مِصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ، جب کوئی مرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا، تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔ (الرسالۃ القشیریۃ، باب الادب، ص ۳۱۹)

(۳) حضرت ابنِ مبارَک علیہاالرحمۃ فرماتے ہیں کہ، ہمیں زیادہ عِلْم حاصل کرنے کے مقابلے میں تھوڑا سا اَدَب حاصل کرنے کی زیادہ ضَرورت ہے۔ (الرسالۃ القشیریۃ، باب الادب، ص ۳۱۷)

(۴) اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے ایک جگہ حضرت شَیخ سَعدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے قولِ نصیحت کو بڑی اَہمیت دی۔

فرمایا! کیا وجہ ہے کہ مرید عالم فاضل اور صاحبِ شَرِیْعَت وطریقت ہونے کے باوُجود (اپنے مرشِد کامل کے فیض سے) دامن نہیں بھر پاتا؟ غالبًا اس کی وجہ یہ ہے کہ مدارس سے فارغ اکثر علمائے دین اپنے

آپ کو پیر و مرشد سے افضل سمجھتے ہیں یا عمل کا غُرور اور کچھ ہونے کی سمجھ کہیں کا نہیں رہنے دیتی۔ بھر لینے والے کو چاہیئے کہ جب کسی چیز کے حاصل کرنے کا ارادہ کرے تو اگرچہ کمالات سے بھرا ہوا ہو۔ مگر کمالات کو دروازے پر ہی چھوڑ دے (یعنی عاجزی اختیار کرے) اور یہ جانے کہ میں کچھ جانتا ہی نہیں۔ خالی ہو کر آئیگا تو کچھ پائے گا، اور جو اپنے آپ کو بھرا ہوا سمجھے گا تو یاد رہے کہ بھرے برتن میں کوئی اور چیز نہیں ڈالی جا سکتی۔

اَدَب کی ضَرورت

قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ(۱) (پ۲۶، الحُجُرٰت:۱)

(ترجمۂ قرآن کنزالایمان) اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول سے آگے نہ بڑھو، اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو اپنے حبیب صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ادب و احترام ملحوظ رکھنے کی تعلیم دی ہے اور آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اجازت کے بغیر کسی قول اور فعل میں اصلاً ان سے آگے نہ بڑھنا تم پر لازم ہے کیونکہ یہ آگے بڑھنا رسولِ کریم صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ادب و احترام کے خلاف ہے جبکہ بارگاہِ رسالت میں نیاز مندی اور آداب کا لحاظ رکھنا لازم ہے اور تم اپنے تمام اَقوال و اَفعال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو گے تو یہ ڈرنا تمہیں آگے بڑھنے سے روکے گا اور ویسے بھی اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ تمہارے تمام اقوال کو سنتا اور تمام افعال کو جانتا ہے اور جس کی ایسی شان ہے اس کا حق یہ ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔

اس آیت کے شان نزول سے متعلق مختلف روایات ہیں،ان میں سے دو رِوایات درج ذیل ہیں،

(1)...چند لوگوں نے عیدُالاضحی کے دِن سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے قربانی کرلی توان کو حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں۔

(2)... حضرت عائشہ رَضِیَ اللہ تعالی عَنْھَا سے مروی ہے کہ بعض لوگ رمضان سے ایک دن پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کردیتے تھے،ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے آگے نہ بڑھو۔ (خازن، الحجرات، تحت الآیۃ:۱، ۱۶۴/۴-۱۶۳، جلالین، الحجرات، تحت الآیۃ:۱، ص۴۲۶، مدارک، الحجرات، تحت الآیۃ:۱، ص۱۱۵۰-۱۱۴۹، ملتقطاً)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تعالی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:(اس آیت کا) شانِ نزول کچھ بھی ہو مگر یہ حکم سب کو عام ہے یعنی کسی بات میں، کسی کام میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے آگے ہونا منع ہے،اگر حضور عَلَیْہِ السَّلَام کے ہمراہ راستہ میں جارہے ہوں تو آگے آگے چلنا منع ہے مگر خادم کی حیثیت سے یا کسی ضرورت سے اجازت لے کر(چلنا منع نہیں)،اگر ساتھ کھانا ہو تو پہلے شروع کردینا ناجائز،اسی طرح اپنی عقل اور اپنی رائے کو حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی رائے سے مقدم کرنا حرام ہے۔ (شان حبیب الرحمٰن، ص۲۲۴)

آیت ’’لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ‘‘ سے متعلق 5 باتیں:

یہاں اس آیت سے متعلق 5 باتیں ملاحظہ ہوں

(1)...اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سیّد المرسلین صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان اتنی بلند ہے کہ ان کی بارگاہ کے آداب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائے ہیں۔

(2)...اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور رسولِ کریم صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دونوں سے آگے نہ بڑھنے کا فرمایا گیا حالانکہ اللہ تعالیٰ سے آگے ہونا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ وہ نہ زمانہ میں ہے نہ کسی مکان میں اور آگے ہونا یا زمانہ میں ہوتا ہے یا جگہ میں، معلوم ہوا کہ آیت کا مقصد یہ ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی

الله تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے نہ بڑھو،ان کی بے ادبی دراصل اللہ تعالیٰ کی بے ادبی ہے۔(شانِ حبیب الرحمٰن، ص۲۲۵-۲۲۴، ملخصًا)

(3)...حضور پُرنور صَلَّی الله تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادم کی حیثیت سے یا کسی ضرورت کی بنا پر آپ سے اجازت لے کر آگے بڑھنا اس ممانعت میں داخل نہیں ہے ،لہٰذا اَحادیث میں جو بعض صحابۂ کرام رَضِیَ الله تعالی عَنْہُمْ کا نبی کریم صَلَّی الله تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آگے آگے چلنا مذکور ہے وہ اس آیت میں داخل نہیں کیونکہ ان کا چلنا خادم کی حیثیت سے تھا، یونہی حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ الله تعالی عَنْہُ کا امامت کروانا بھی اس میں داخل نہیں کیونکہ آپ کا یہ عمل حضورِ اقدس صَلَّی الله تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اجازت سے تھا۔

(4)...علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ الله تعالی عَلَیْہِ فرماتے ہیں :علماءِ کرام چونکہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وارث ہیں اس لئے ان سے آگے بڑھنا بھی اس ممانعت میں داخل ہے اور اس کی دلیل حضرت ابو درداء رَضِیَ الله تعالی عَنْہُ سے مروی وہ روایت ہے جس میں آپ فرماتے ہیں :حضورِ اَقدس صَلَّی الله تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ الله تعالی عَنْہُ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا''اے ابو درداء!کیا تم اس کے آگے چلتے ہو جو تم سے بلکہ ساری دنیا سے افضل ہے۔(روح البیان، الحجرات، تحت الآیۃ:۱، ۶۲/۹)

یاد رہے کہ یہ ادب ان علماءِ کرام کے لئے ہے جو اہلِ حق اور باعمل ہیں کیونکہ یہی علماء در حقیقت انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وارث ہیں جبکہ بدمذہبوں کے علماء اور بے عمل عالِم اس ادب کے مستحق نہیں ہیں۔

(5)...بعض ادب والے لوگ بزرگوں یا قرآن شریف کی طرف پیٹھ نہیں کرتے،ان کے اس عمل کا ماخَذ یہ آیت ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ(۲)(پ۲۶، الحُجُرٰت:۲)

(ترجمۂ قرآن کنز الایمان) اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو، اُس غیب بتانے والے نبی کی آواز سے ، اور ان کے حُضور بات چِلاّ کر نہ کہو، جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چِلاّتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اَکارت نہ ہوجائیں اور تمہیں خَبر نہ ہو۔

اس آیتِ مبارکہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو اپنے حبیب صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دو عظیم آداب سکھائے ہیں، پہلا ادب یہ ہے کہ اے ایمان والو! جب نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تم سے کلام فرمائیں اور تم ان کی بارگاہ میں کچھ عرض کرو تو تم پر لازم ہے کہ تمہاری آواز ان کی آواز سے بلند نہ ہو بلکہ جو عرض کرنا ہے وہ آہستہ اور پَست آواز سے کرو۔ دوسرا ادب یہ ہے کہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھو اور جیسے آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہو اس طرح نہ پکارو بلکہ تمہیں جو عرض کرنا ہو وہ ادب و تعظیم اور توصیف و تکریم کے کلمات اور عظمت والے اَلقاب کے ساتھ عرض کرو جیسے یوں کہو: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم، یانَبِیَّ اللہ! صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، کیونکہ ترکِ ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے اور اس کی تمہیں خبر بھی نہ ہوگی۔

(قرطبی، الحجرات، تحت الآیۃ: ۲، ۸/۲۲۰، الجزء السادس عشر)

مفسرین نے اس آیت کے شانِ نزول کے بارے میں مختلف روایات ذکر کی ہیں، ان میں سے چند روایت درج ذیل ہیں:

(1)... حضرت ابن اَبی مُلیکہ رَضِیَ اللہ تعالی عَنْہُ فرماتے ہیں: دو بہترین حضرات ہلاک ہونے کے

قریب جا پہنچے تھے، ہُوا یوں کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہ تعالی عَنْہُمَا نے نبی کریم صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اس وقت اپنی آوازیں اونچی کر دی تھیں جب بنو تمیم کے سوار بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تھے، اُن میں سے ایک صاحب نے بنی مجاشع کے بھائی اقرع بن حابس کی طرف اشارہ کیا (کہ انہیں ان کی قوم کا حاکم بنا دیا جائے) اور دوسرے نے ایک اور شخص کی جانب اشارہ کیا۔ حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہ تعالی عَنْہُ نے حضرت عمر رَضِیَ اللہ تعالی عَنْہُ سے کہا: آپ (یہ کہہ کر) میری مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہ تعالی عَنْہُ نے کہا: میں تو آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا۔ یہ گفتگو کرتے ہوئے ان دونوں حضرات کی آوازیں بلند ہوگئیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ۔۔۔الایہ"۔

(بخاری، کتاب التفسیر، باب لاترفعوا اصواتکم... الخ، ۳/۳۳۱، الحدیث: ۴۸۴۵)

صحیح بخاری شریف کی دوسری روایت میں ہے، حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللہ تعالی عَنْہُمَا سے یہی واقعہ مروی ہے، البتہ اس کے آخر میں یہ ہے کہ "اس گفتگو کے دوران ان کی آوازیں بلند ہوگئیں تو اس معاملے میں یہ آیت نازل ہوئی " یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا " یہاں تک کہ آیت (" وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ " تک) پوری ہوگئی۔

(بخاری، کتاب التفسیر، باب اِنّ الذین یُنادونک... الخ، ۳/۳۳۲، الحدیث: ۴۸۴۷)

اس صورت میں اس شانِ نزول کا تعلق آیت نمبر 1 اور 2 دونوں سے ہے۔

(2)... دوسرا شانِ نزول یہ بیان ہوا ہے کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں منافقین اپنی آوازیں بلند کیا کرتے تھے تاکہ کمزور مسلمان (اس معاملے میں) ان کی پیروی کریں، اس پر مسلمانوں کو بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں آواز بلند کرنے سے منع کر دیا گیا (تاکہ منافق اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوں) (قرطبی، الحجرات، تحت الآیۃ: ۲، ۸/۲۲۰، الجزء السادس عشر)

(3)...تیسرا شانِ نزول یہ بیان کیا گیا ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت ثابت بن قیس بن شماس رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ کے بارے میں نازل ہوئی، وہ اونچا سنا کرتے تھے، اُن کی آواز بھی اُونچی تھی اور بات کرنے میں آواز بلند ہو جایا کرتی تھی اور بعض اوقات اس سے حضورِ اَقدس صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَذِیَّت ہوتی تھی۔

(مدارک، الحجرات، تحت الآیۃ: ۲، ص ۱۱۵۰)

حضرت ثابت بن قیس رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ کا بلند آواز سے بات کرنا اگرچہ اونچا سننے کی معذوری کی بنا پر تھا لیکن معذوری اونچا سننا تھا نہ کہ اونچا بولنا کیونکہ اونچا سننے والے کیلئے اونچا بولنا تو ضروری نہیں اور اونچا سننے والے کو سمجھایا جائے کہ بھائی، تمہیں اونچا سنتا ہے، دوسروں کو نہیں لہٰذا تم اپنی آواز پست رکھو تو اس کہنے میں حرج نہیں بلکہ یہ عین درست اور قابلِ عمل بات ہے اور تیسرے شانِ نزول کے اعتبار سے یہی تفہیم کی گئی ہے۔

نوٹ: اس آیت کے شانِ نزول سے متعلق اور بھی روایات ہیں، ممکن ہے کہ اس آیت کے نزول سے پہلے مختلف اسباب پیدا ہوئے ہوں اور بعد میں ایک ہی مرتبہ یہ آیت نازل ہو گئی ہو، جیسا کہ علامہ ابنِ حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اس بات سے کوئی چیز مانع نہیں کہ آیت کا نزول مختلف اَسباب کی وجہ سے ہوا ہو جو آیت نازل ہونے سے پہلے وقوع پزیر ہوئے تھے اور جب ان (روایات جن میں یہ) اَسباب (بیان ہوئے،) کی اسناد صحیح ہیں اور ان میں تطبیق واضح ہے تو پھر ان میں سے کسی کو ترجیح نہیں دی جا سکتی۔

(فتح الباری، کتاب التفسیر، باب لاترفعوا اصواتکم... الخ، ۹/۵۱۰، تحت الحدیث: ۴۸۴۶)

نیز یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُمْ سے کوئی بے ادبی سرزد ہوئی ہو جس پر انہیں تنبیہ کی گئی ہو، عین ممکن ہے کہ پیش بندی کے طور پر انہیں یہ آداب تعلیم فرمائے گئے ہوں اور بے ادبی کی سزا سے آگاہ کیا گیا ہو۔

آیت ”لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ“ کے نزول کے بعد صحابہ کرام کا حال:

جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُمْ بہت محتاط ہو گئے اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے گفتگو کے دوران بہت سی احتیاطوں کو اپنے اوپر لازم کر لیا تاکہ آواز زیادہ بلند نہ ہو جائے، نیز اپنے علاوہ دوسروں کو بھی اس ادب کی سختی سے تلقین کرتے تھے ،اسی طرح آپ کے وصالِ ظاہری کے بعد آپ کے روضۂ انور کے پاس (خود بھی آواز بلند نہ کرتے اور) دوسروں کو بھی آواز اونچی کرنے سے منع کرتے تھے، یہاں اسی سے متعلق 6 واقعات ملاحظہ ہوں:

(1)... حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جب یہ آیت ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ“ نازل ہوئی تو میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ تعالٰی کی قسم! آئندہ میں آپ سے سرگوشی کے انداز میں بات کیا کروں گا۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، قسم الافعال، فصل فی التفسیر، سورۃ الحجرات، ۱/۲۱۴، الجزء الثانی، الحدیث: ۴۶۰۴)

(2)... حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ کا حال یہ تھا کہ آپ رسولِ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بہت آہستہ آواز سے بات کرتے حتّٰی کہ بعض اوقات حضورِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بات سمجھنے کے لئے دوبارہ پوچھنا پڑتا کہ کیا کہتے ہو۔

(ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الحجرات، ۵/۱۷۷، الحدیث: ۳۲۷۷)

(3)... حضرت انس رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور (اللہ تعالٰی کے خوف کی وجہ سے) کہنے لگے: میں اہلِ نار سے ہوں۔ (جب یہ کچھ عرصہ بارگاہِ رسالت میں حاضر نہ ہوئے تو) حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ سے اُن کا حال دریافت فرمایا، انہوں نے عرض کی: وہ میرے پڑوسی ہیں اور میری معلومات کے مطابق انہیں کوئی بیماری بھی نہیں ہے۔ حضرت

سعد رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ نے حضرت ثابت رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے کہا: یہ آیت نازل ہوئی ہے اور تم لوگ جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ بلند آواز ہوں (اور جب ایسا ہے) تو میں جہنمی ہوگیا۔ حضرت سعد رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ نے یہ صورتِ حال حضور پُرنور صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''(وہ جہنمی نہیں) بلکہ وہ جنت والوں میں سے ہیں۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب مخافۃ المؤمن ان یحبط عملہ، ص ۷۳، الحدیث: ۱۸۷(۱۱۹))

نوٹ: صحیح مسلم کی اس روایت میں حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ کا ذکر ہے اور تفسیر ابنِ منذر میں حضرت انس رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ سے ہی مروی یہی واقعہ مذکور ہے، اس میں حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ کی بجائے حضرت سعد بن عبادہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ کا ذکر ہے، اس کے بارے میں علامہ ابنِ حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ سے پوچھنا زیادہ درست ہے کیونکہ آپ کا تعلق حضرت ثابت بن قیس رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ کے قبیلہ (خزرج) سے ہے اور حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ کے مقابلے میں ان کا حضرت ثابت رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ کا پڑوسی ہونا زیادہ واضح ہے کیونکہ حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ کا تعلق دوسرے قبیلے (یعنی اَوس) سے تھا۔

(فتح الباری، کتاب المناقب، باب علامات النّبوۃ فی الاسلام، ۷/۵۱۷، تحت الحدیث: ۳۶۱۳)

نیز اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ بخاری شریف کی روایت کے مطابق یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب بنو تمیم کا وفد سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور یہ سن 9ہجری کا واقعہ ہے جبکہ حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ تو سن 5ہجری میں غزوہ بنوقریظہ کے بعد وفات پا گئے تھے اور حضرت سعد بن عبادہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ کی وفات نبی کریم صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بہت بعد کی ہے۔

(4)... حضرت نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں رسولِ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے منبر کے پاس تھا، ایک شخص نے کہا: اسلام لانے کے بعد اگر میں صرف حاجیوں کو پانی پلانے کے علاوہ اور کوئی کام نہ کروں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ دوسرے شخص نے کہا: اسلام لانے کے بعد اگر میں مسجدِ حرام کو آباد کرنے کے علاوہ اور کوئی کام نہ کروں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ تیسرے شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا تمہاری کہی ہوئی باتوں سے افضل ہے۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ الله تعالی عَنْہُ نے انہیں ڈانٹتے ہوئے فرمایا: ''رسولُ اللہ صَلَّی الله تعالی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے منبر کے پاس اپنی آواز بلند نہ کرو۔

(مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الشہادۃ فی سبیل اللہ تعالی، ص ۱۰۴۴، الحدیث: ۱۱۱(۱۸۷۹))

(5)... ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ الله تعالی عَنْہُ نے مسجدِ نبوی میں دو شخصوں کی بلند آواز سنی تو آپ (ان کے پاس) تشریف لائے اور فرمایا'' کیا تم دونوں جانتے ہو کہ کہاں کھڑے ہو؟ پھر ارشاد فرمایا: تم کس علاقے سے تعلق رکھتے ہو؟ دونوں نے عرض کی: ہم طائف کے رہنے والے ہیں: ارشاد فرمایا: اگر تم مدینہ منورہ کے رہنے والے ہوتے تو میں (یہاں آواز بلند کرنے کی وجہ سے) تمہیں ضرور سزا دیتا (کیونکہ مدینہ منورہ میں رہنے والے دربارِ رسالت صَلَّی الله تعالی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے آداب سے خوب واقف ہیں)۔ (ابن کثیر، الحجرات، تحت الآیۃ: ۲، ۷/۳۴۳)

(6)... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ الله تعالی عَلَيْهِ لکھتے ہیں: امیر المومنین عمر رَضِیَ الله تعالی عَنْہُ نے روضۂ انور کے پاس کسی کو اونچی آواز سے بولتے دیکھا، فرمایا: کیا اپنی آواز نبی کی آواز پر بلند کرتا ہے، اور یہی آیت (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ) تلاوت کی۔ (ہوسکتا ہے کہ واقعہ وہی ہو جو اوپر چار نمبر کے تحت بیان ہوا ہے۔) (فتاوی رضویہ، ۱۵/۱۶۹)

آیت ''لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ'' میں دئیے گئے حکم پر دیگر بزرگانِ دین کا عمل:

صحابۂ کرام رَضِیَ الله تعالی عَنْہُمْ نے تاجدارِ رسالت صَلَّی الله تعالی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی

ظاہری حیاتِ مبارکہ میں بھی اور وصالِ ظاہری کے بعد بھی آپ کی بارگاہ کا بے حد ادب و احترام کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ کے جو آداب انہیں تعلیم فرمائے انہیں دل و جان سے بجا لائے، اسی طرح ان کے بعد تشریف لانے والے دیگر بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہ تعالی عَلَیْہِم نے بھی دربارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آداب کا خوب خیال رکھا اور دوسروں کو بھی وہ آداب بجالانے کی تلقین کی، چنانچہ یہاں ان کی سیرت کے اس پہلو سے متعلق 3 واقعات ملاحظہ ہوں:

(1)...ابوجعفر منصور بادشاہ مسجدِ نبوی میں حضرت امام مالک رَضِیَ اللہ تعالی عَنْہُ سے ایک مسئلے کے بارے میں گفتگو کررہا تھا، (اس دوران اس کی آواز کچھ بلند ہوئی تو) امام مالک رَضِیَ اللہ تعالی عَنْہُ نے اس سے فرمایا: اے مسلمانوں کے امیر! اس مسجد میں آواز بلند نہ کر کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک جماعت کو ادب سکھایا اور فرمایا:

''لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ''(حجرات:۲)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو۔

اور ایک جماعت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: ''اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ-لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ''(حجرات:۳)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس اپنی آوازیں نیچی رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے، ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

اور ایک جماعت کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ(حجرات:۴)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان

میں اکثر بےعقل ہیں۔

بے شک وصال کے بعد بھی حضورِ اَقدس صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزت ایسی ہے جیسی آپ کی ظاہری حیات میں تھی۔(یہ سن کر) ابو جعفر نے عاجزی کا اظہار کیا اور کہا: اے ابوعبداللہ! میں قبلہ رُو ہوکر دعا کروں یا، رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف رخ کروں ؟ امام مالک رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ نے فرمایا: تُو حضورِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیوں رُخ پھیرتا ہے حالانکہ حضورِانور صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قیامت کے دن اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں تیرے اور تیرے جدِاَمجد حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وسیلہ ہیں، تُو حضورپُرنور صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف رُخ کر اور شفاعت کی درخواست کر، اللہ تعالٰی تیرے لئے شفاعت قبول فرمائے گا۔

(الشفا، القسم الثانی، الباب الاول، فصل واعلم ان حرمۃ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ص۴۱، الجزء الثانی)

(2)...امام مالک رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ (مسجدِ نبوی میں درس دیا کرتے تھے، جب ان) کے حلقۂ درس میں لوگوں کی تعداد زیادہ ہوئی تو ان سے عرض کی گئی: آپ ایک آدمی مقرر کرلیں جو (آپ سے حدیث پاک سن کر) لوگوں کو سنادے۔ امام مالک رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ (حجرات:۲)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو۔

اور رسولِ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزت و حرمت زندگی اور وفات دونوں میں برابر ہے (اس لئے میں یہاں کسی شخص کو آواز بلند کرنے کے لئے ہرگز مقرر نہیں کرسکتا)۔

(الشفا، القسم الثانی، الباب الاول، فصل واعلم ان حرمۃ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ص۴۳، الجزء الثانی)

(3)...حضرت سلیمان بن حرب رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک دن حضرت حماد بن

زید رَحْمَۃُ اللہ تعالی عَلَیْہِ نے حدیث پاک بیان کی تو ایک شخص کسی چیز کے بارے میں کلام کرنے لگ گیا، اس پر حضرت حماد رَحْمَۃُ اللہ تعالی عَلَیْہِ غضبناک ہوئے اور کہا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ (حجرات:۲)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو۔

اور میں کہہ رہا ہوں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا جبکہ تم کلام کر رہے ہو (یعنی آواز اگرچہ میری ہے لیکن کلام تو حضورِ اَقدس صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے، پھر تم اس کلام کو سنتے ہوئے کیوں گفتگو کر رہے ہو)۔

(شعب الایمان، الخامس عشر من شعب الایمان... الخ، ۲/۲۰۶، روایت نمبر: ۱۵۴۶)

آیت "لَاتَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ" سے متعلق 3 اَہم باتیں

یہاں اس آیت سے متعلق 3 اَہم باتیں ملاحظہ ہوں:

(1)... بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جو ادب واحترام اس آیت میں بیان ہوا، یہ آپ کی ظاہری حیاتِ مبارکہ کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے بلکہ آپ کی وفاتِ ظاہری سے لے کر تا قیامت بھی یہی ادب و احترام باقی ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تعالی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اب بھی حاجیوں کو حکم ہے کہ جب روضۂ پاک پر حاضری نصیب ہو تو سلام بہت آہستہ کریں اور کچھ دور کھڑے ہوں بلکہ بعض فُقہا نے تو حکم دیا ہے کہ جب حدیثِ پاک کا درس ہو رہا ہو تو وہاں دوسرے لوگ بلند آواز سے نہ بولیں کہ اگرچہ بولنے والا (یعنی حدیثِ پاک کا درس دینے والا) اور ہے مگر کلام تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ہے۔ (شان حبیب الرحمٰن، ص۲۲۵)

(2)... بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ایسی آواز بلند کرنا منع ہے جو آپ کی تعظیم و توقیر کے برخلاف ہے اور بے ادبی کے زُمرے میں داخل ہے اور اگر اس سے بے ادبی اور توہین کی نیت ہو تو یہ کفر ہے، لہٰذا جنگ کے دوران یا اَشعار کی صورت میں کفار کی مذمت بیان کرنے کے

دوران صحابۂ کرام رَضِیَ اللہ تعالی عَنۡھُمۡ کی جو آوازیں بلند ہوئیں وہ اس آیت میں داخل نہیں کیونکہ یہ تعظیم و توقیر کے خلاف نہ تھیں بلکہ بعض مقامات پر نبی کریم صَلَّی اللہ تعالی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اجازت سے تھیں، اسی طرح اذان کے وقت جو آواز بلند ہوئی وہ بھی اس میں داخل نہیں کیونکہ اذان ہوتی ہی بلند آواز سے ہے۔

(3)...علماءِ کرام کی مجالس میں بھی آواز بلند کرنا ناپسندیدہ ہے کیونکہ یہ انبیاءِ کرام عَلَیۡھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وارث ہیں۔(قرطبی، الحجرات، تحت الآیۃ: ۲، ۸/۲۲۰، الجزء السادس عشر)

ایک دانا کا قول ہے کہ عقل کو کچھ نہ کچھ ادب کی ضرورت ہوتی ہے جیسے بدن کو قوت کے حصول کے لئے کھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالی وَجۡھَہُ الۡکَرِیۡم کا فرمان ہے: ادب حاجت کے وقت خزانہ، مُرَوَّت پر مدد گار، مجلس میں رفیق اور تنہائی میں انس پہنچانے والا ہے۔ اس کے ذریعے کمزور دلوں کو آباد کیا جاتا ہے، مردہ عقلوں کو زندگی ملتی ہے اور طلب کرنے والے اسی کے ذریعے اپنی مرادوں کو پاتے ہیں۔

منقول ہے کہ عقل بلا ادب ایسے ہے جیسے بہادر انسان اسلحے کے بغیر۔

منقول ہے کہ ایک شخص نے مامون رشید کے سامنے بہت اچھا کلام کیا تو مامون نے پوچھا: تم کس کے بیٹے ہو؟ اس نے جواب دیا: اے امیر المومنین! میں ادب کا بیٹا ہوں۔ مامون رشید نے کہا: تم نے بہت اچھے نسب کی طرف نسبت اختیار کی ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ آدمی کی شناخت اس کے کام سے ہوتی ہے نہ کہ خاندان سے۔ شاعر کہتا ہے:

کُنِ ابۡنَ مَا شِئۡتَ وَاکۡتَسِبۡ اَدَبًا　　یُغۡنِیۡكَ مَحۡمُوۡدُہٗ عَنِ النَّسَبِ

اِنَّ الۡفَتٰی مَنۡ یَّقُوۡلُ ھَا اَنَا ذَا　　لَیۡسَ الۡفَتٰی مَنۡ یَّقُوۡلُ کَانَ اَبِی

ترجمہ: تم چاہے جس کے بیٹے بھی ہو ادب حاصل کرو، اس کی اچھائی تمہیں

نسب سے بے نیاز کردے گی۔ مَرد وہ ہے جو یہ کہے کہ میں یہ ہوں، وہ نہیں جو
کہے کہ میرا باپ ایسا تھا۔

حرم رسول کا ادب

رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تعلق سے صحابہ کرام ازواج مطہرات رَضِیَ اللہ تعالی عَنْہُن کا اس قدر ادب کرتے تھے کہ جب آپ صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالی عَنْہا نے انتقال کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تعالی عَنْہُما سجدے میں گر پڑے، لوگوں نے کہا آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں؟ بولے رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے جب قیامت کی کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرلیا کرو، پھر ازواج مطہرات رَضِیَ اللہ تعالی عَنْہُن کی موت سے بڑھ کر قیامت کی کون سی نشانی ہوگی۔

(سنن ابی داود، کتاب صلاۃ الاستسقائ، باب السجود عند الآیات، الحدیث: ۱۱۹۷، ج ۱، ص ۴۴۰)

مقام سرف میں حضرت میمونہ رَضِیَ اللہ تعالی عَنْہُا کا جنازہ اٹھایا گیا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تعالی عَنْہُما بھی ساتھ تھے بولے کہ ''یہ میمونہ رَضِیَ اللہ تعالی عَنْہُا ہیں ان کا جنازہ اٹھاؤ تو مطلق حرکت و جنبش نہ دو۔'' (سنن النسائی، کتاب النکاح، باب ذکرامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النکاح.....الخ، ج ۳، الجزء السادس، ص ۵۳)

استاد کا ادب واحترام

طالب علم کا استاد کے ساتھ انتہائی مقدس رشتہ ہوتا ہے لہٰذا طالب علم کو چاہیے کہ استاد کو اپنے حق میں حقیقی باپ سے بڑھ کر خاص جانے کیونکہ والدین اُسے دنیا کی آگ اور مصائب سے بچاتے ہیں جب کہ استاد اُسے نارِ دوزخ اور مصائبِ آخرت سے بچاتا ہے۔

☆...اگرچہ کسی استاد سے ایک ہی حرف پڑھا ہو اس کی بھی تعظیم بجالائیے کہ حدیثِ پاک میں ہے سید عالم صَلَّی اللّٰہُ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی آدمی کو قرآن کریم کی ایک آیت

پڑھائی وہ اس کا آقا ہے۔" (المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۵۲۸، ج۸، ص ۱۱۲)

☆...استاد کی غیر موجودگی میں بھی ان کا ادب کیجئے، ان کی جگہ پر نہ بیٹھے۔

☆...چلتے وقت ان سے آگے نہ بڑھئے۔

☆...استاد سے جھوٹ بولنا باعثِ محرومی ہے لہٰذا استاد سے ہمیشہ سچ بولئے۔

☆...ان سے نگاہ نہ ملائیے بلکہ نگاہ نیچی رکھئے۔

☆...اسی طرح ہر نماز کے بعد اپنے اساتذہ اور والدین کے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہئے۔

☆...آپ جہاں پڑھتے ہیں اس مدرسہ کے دیگر اساتذہ جو آپ کو اگرچہ نہیں پڑھاتے ان کا ادب بھی لازم جانئے۔

☆...استاد کی ناشکری سے بچئے کیونکہ یہ ایک خوفناک بلا اور تباہ کن بیماری ہے اور علم کی برکتوں کو ختم کر دیتی ہے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا شکر ادا نہیں کیا۔"

(سنن الترمذي، کتاب البرّ والصلة، باب ماجاء في الشکر...الخ، الحدیث: ۱۹۶۲، ج۳، ص ۳۸۴)

☆...درجے سے باہر آتے جاتے استاد صاحب سے اجازت ضرور لیجئے۔

☆...استاد صاحب آپ کو جو بھی جدول بنا کر دیں اس پر مدرسے اور گھر میں عمل کرکے وقت پر اپنے اسباق سنا کر استاد صاحب کے دل سے دعائیں لیجئے۔

☆...استاد کی سختی کو اپنے لئے باعثِ رحمت جانئے۔ قولِ مشہور ہے کہ "جو استاد کی سختیاں نہیں جھیل سکتا اسے زمانے کی سختیاں جھیلنی پڑتی ہیں۔"

حافظِ ملت رَحْمَۃُ اللہِ تعالی عَلَیْہ حضور صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالی عَلَیْہ کی بارگاہ میں ہمیشہ دوزانو بیٹھا کرتے، اگر صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالی عَلَیْہ ضرورتاً کمرے سے باہر تشریف لے جاتے تو طلبہ کھڑے ہوجاتے اور ان کے جانے کے بعد بیٹھ جاتے اور جب واپس تشریف لاتے تو ادباً دوبارہ کھڑے

ہوتے لیکن حافظِ ملت رَحْمَۃُ اللہِ تعالی عَلَیْہ اس پورے وقفے میں کھڑے ہی رہتے اور حضرت صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالی عَلَیْہ کے مَسْنَدِ تدریس پر تشریف فرماہونے کے بعد ہی بیٹھا کرتے ۔ حیات حافظ ملت، ص ۷۰ ملخصًا

کتابوں کا ادب

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالی عَلَیْہ قیام گاہ پر ہوتے یا درس گاہ میں کبھی کوئی کتاب لیٹ کر یا ٹیک لگا کر نہ پڑھتے نہ پڑھاتے بلکہ تکیہ یا ڈیسک پر رکھ لیتے، قیام گاہ سے مدرسہ یا مدرسے سے قیام گاہ کبھی کوئی کتاب لے جانی ہوتی تو داہنے ہاتھ میں لے کر سینے سے لگا لیتے، کسی طالب علم کو دیکھتے کہ کتاب ہاتھ میں لٹکا کر چل رہا ہے تو فرماتے: کتاب جب سینے سے لگائی جائے گی تو سینے میں اترے گی اور جب کتاب کو سینے سے دور رکھا جائے گا تو کتاب بھی سینے سے دور ہوگی ۔ حیات حافظ ملت، ص ۲۶ بتغیر

قرآنِ پاک کا ادب

ایک مرتبہ چھٹی کے بعد کئی طلبہ دارُالعلوم اہلسُنَّت اَشرفیہ کی سیڑھیوں کے پاس حضور حافظِ ملت رَحْمَۃُ اللہِ تعالی عَلَیْہ کی زیارت وملاقات کے لئے منتظر کھڑے تھے آپ تشریف لائے تو سب طلبہ پاسِ ادب رکھتے ہوئے آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑے ۔ اچانک آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالی عَلَیْہ نے ایک طالبِ علم سے فرمایا: آپ آگے آگے چلیں ۔ یہ سن کر وہ طالب علم جھجکے تو فرمایا: آپ کے پاس قرآن شریف ہے اس لئے آگے چلنے کو کہہ رہا ہوں ۔ (حیات حافظ ملت، ص ۲۶)

والدین کا ادب واحترام

اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے والدین کے ساتھ بھلائی کا حکم فرمایا ہے ۔ چنانچہ،

سورۃُ العنکبوت میں ارشاد فرماتا ہے:

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا ؕ (پ۲۰، العنکبوت:۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی۔

حدیثِ پاک کی روشنی میں والدین کے ادب واحترام کی فضیلت بتائیے؟

جواب: سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو نیک اولاد اپنے ماں باپ کی طرف محبت بھری نظر سے دیکھتی ہے اس کے لئے اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہر نظر کے بدلے میں ایک مقبول حج کا ثواب تحریر فرمادیتا ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الاداب، الحدیث: ۴۹۴۴، ج۲، ص۲۰۹)

ماں باپ کے لئے یہ دعا کرتے رہنا چاہیے:

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (۲۴) (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے ربّ تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن میں پالا۔

ماں باپ سے گفتگو کرتے وقت آواز دھیمی اور نظریں نیچی رکھنی چاہئیں ان کی موجودگی میں اُونچی آواز سے گفتگو نہیں کرنی چاہیے۔ ماں باپ بلائیں تو فوراً جواب دینا چاہیے، ان کی بات توجہ سے سنی چاہیے، جس بات کا حکم دیں اس پر عمل کرنا چاہیے اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جانا چاہیے۔

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہ تعالی عَنْہُما سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جس نے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کی حالت میں صبح کی تو اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنے والدین کا نافرمان ہو تو اس کے لئے جہنم کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔“ ایک شخص نے عرض کی: ”اگرچہ والدین ظلم کریں؟“ ارشاد فرمایا: ”اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں۔“ (شعب الایمان، باب فی برالوالدین، فصل فی حفظ اللسان۔۔۔الخ، الحدیث ۷۹۱۶، ج۶، ص۲۰۶)

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہ تعالی عَنْہُما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک،

سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو نیک اولاد اپنے والدین کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ہر نگاہ کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب لکھے گا۔'' عرض کی گئی: ''اگرچہ روزانہ سو مرتبہ دیکھے؟'' فرمایا: ''ہاں، اللہ تعالٰی سب سے بڑا اور پاک ہے۔''

(شعب الایمان، کتاب الایمان، باب فی بر الوالدین، الحدیث ۷۸۵۹، ج۶، ص۱۸۶)

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُما سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جس نے اپنی ماں کی دونوں آنکھوں کے درمیان (یعنی پیشانی پر) بوسہ دیا تو یہ اس کے لئے جہنم سے روک بن جائے گا۔''

(شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، الحدیث ۷۸۶۱، ج۶، ص۱۸۷)

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔'' (کنز العمال، کتاب النکاح، الباب الثامن فی بر الوالدین، الحدیث ۴۵۴۳۱، ج۱۶، ص۱۹۲)

حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو، تمہارے بچے تمہارے ساتھ نیک سلوک کریں گے۔''

(المستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب بروا آباءکم، الحدیث ۷۳۴۱، ج۵، ص۲۱۴)

حضرت ثابت بنانی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ کسی مقام پر ایک آدمی اپنے باپ کو مار رہا تھا۔ لوگوں نے اسے ملامت کی کہ اے ناہنجار! یہ کیا ہے؟ اس پر باپ بولا: ''اسے چھوڑ دو کیونکہ میں بھی اسی جگہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا، یہی وجہ ہے کہ میرا بیٹا بھی مجھے اسی جگہ مار رہا ہے، یہ اسی کا بدلہ ہے اسے ملامت مت کرو۔'' (تنبیہ الغافلین، باب حق الولد علی الوالد، ص۶۹)

ماں باپ کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں۔ وہ ہمارے کھانے، پینے، لباس، تعلیم، صحت اور دوسری ضرورتوں کا خیال رکھتے ہیں، لہٰذا ہمیں بھی ان کا خوب احترام کرنا چاہیے۔

استاذ کا ادب

(علمِ دین سکھانے والا) استاذ روحانی باپ ہوتا ہے اور حقیقی والد جسم کا۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "علم حاصل کرو اور علم کے لئے بردباری و وقار سیکھو، اور جس سے علم حاصل کر رہے ہو اس کے سامنے عاجزی و انکساری اختیار کرو۔"
(المعجم الاوسط، الحدیث ۶۱۸۴، ج ۴، ص ۳۴۲)

حضرت سیدنا ابو امامہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جس نے کسی شخص کو قرآن مجید کی ایک آیت بھی سکھائی وہ اس کا آقا ہے، لہٰذا اب اس شخص کو زیب نہیں دیتا کہ اپنے استاذ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اس پر ترجیح دے۔" (المعجم الکبیر، الحدیث ۷۵۲۸، ج ۸، ص ۱۱۲)

بحمدہٖ تعالٰی ہر عنوان کے تحت ضروری ہدایات اور احادیث کا چھوٹا سا رسالہ جمع کیا ہوں۔ اس لیے ناظرین سے اُمید کرتا ہوں کہ میری کوتاہیوں کی اصلاح فرمائیں گے
خداوند کریم میری اس حقیر قلمی خدمتِ دین کو شرفِ قبول سے سرفراز فرمائے (آمین)

غلام معین الدین قادری

ہماری اردو کتابیں:

(1) بہار تحریر۔عبد مصطفی آفیشل

علمی تحقیقی اور اصلاحی تحریروں پر مشتمل ایک گلدستہ جس کے اب تک چودہ حصے شائع ہو چکے ہیں۔ ہر حصے میں پچیس تحریریں ہیں جو مختلف موضوعات پر ہیں۔

(2) اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا جائز نہیں ہے۔

(3) اذان بلال اور سورج کا نکلنا۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں حضرت بلال کے اذان نہ دینے پر سورج نہ نکلنے کا ذکر ہے۔

(4) عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی احباب کے مضامین شامل کیے گئے ہیں جو عشق مجازی کے تعلق سے ہیں، عشق مجازی کے مختلف پہلوؤں پر یہ ایک حسین سنگم ہے۔

(5) گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!۔عبد مصطفی آفیشل

اس مختصر سے رسالے میں گانے بجانے کی مذمت پر کلام کیا گیا ہے اور گانوں کے کفریہ اشعار بیان کئے گئے ہیں جسے پڑھ کر کئی لوگوں نے گانے بجانے سے توبہ کی ہے۔

(6) شب معراج غوث پاک۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک مشہور واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے جس میں حضرت غوث اعظم کی شب معراج ہمارے نبی علیہ السلام سے ملنے کا ذکر ہے۔

(7) شب معراج نعلین عرش پر۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں معراج کی شب حضور نبی کریم علیہ السلام کا نعلین پہن کر عرش پر جانے کا ذکر ہے۔

(8) حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں حضرت اویس قرنی کے اپنے دندان شہید کر دینے والے واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے اور ساتھ یہ بھی کہ اللہ کے آخری رسول علیہ السلام کے دندان شہید ہوئے تھے یا نہیں اور ہوئے تو اس کی کیفیت کیا تھی اور کئی تحقیقی نکات شامل بیان ہیں۔

(9) ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت۔عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مجموعہ ہے ان فتاوی کا جو حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری علیہ الرحمہ نے ڈاکٹر طاہر القادری کے لیے لکھے ہیں، یہ فتاوی ڈاکٹر طاہر القادری کی گمراہی ثابت کرتے ہیں۔

(10)مقرر کیسا ہو؟-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ تقریر کرنے کا اہل کون ہے، یہ کس کے لیے جائز ہے اور ایک مقرر کے اندر کون کون سی باتیں ہونی چاہییں۔

(11)غیر صحابہ میں ترضی-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کے علاوہ بھی ترضی (یعنی رضی اللہ تعالی عنہ) کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(12)اختلاف اختلاف اختلاف-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں موجود فروعی اختلافات کے حوالے سے ہے، اس میں اس بات کا بیان ہے کہ جب کبھی علمائے اہل سنت کے مابین کوئی مسئلہ اختلافی ہو جائے تو اس میں کیسی روش اختیار کی جانی چاہیے۔

(13)چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ-عبد مصطفی آفیشل

واقعات کربلا کے حوالے سے اہل سنت میں بے شمار واقعات ایسے آ گئے ہیں جو شیعوں کی پیداوار ہیں، اس رسالے میں ہم نے چند واقعات کی تحقیق پیش کی ہے جو کہ اپنی نوعیت کا منفرد کام ہے، اس تحقیقی رسالے میں کئی علمی نکات مرقوم ہیں۔

(14)بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)-کنیز اختر

عورتوں کی زندگی میں پیدائش سے لے کر نکاح اور پھر بعدہ کے معاملات کی اصلاح کے لیے اس رسالے کو ایک الگ انداز میں لکھا گیا ہے۔

(15)سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)-عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں جنسی تعلقات اور اس حوالے سے جدید مسائل پر یہ رسالہ بڑے ہی عام فہم انداز میں لکھا گیا ہے اور آسان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ رسالہ دلائل سے بھی مزین ہے۔

(16)حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق-عبد مصطفی آفیشل

حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق مشہور واقعات کی تحقیق پر یہ رسالہ لکھا گیا ہے، کئی حوالوں سے اصل روایات اور ان کی کیفیت کو انبیا کی عظمت کو مد نظر رکھتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔

(17)عورت کا جنازہ-جناب غزل صاحبہ

عورت کے جنازے کو کون کون دیکھ سکتا ہے؟ کون کون کندھا دے سکتا ہے؟ کیا شوہر کندھا نہیں دے سکتا؟ اور ایسے کئی سوالات کے جوابات آپ کو اس رسالے میں ملیں گے۔

(18)ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی-عبد مصطفی آفیشل

ایک عاشق کی بڑی دل چسپ کہانی ہے جس میں مزاح ہے، تفریح ہے، سبق ہے اور عبرت ہے۔ اس واقعے کو علامہ ابن جوزی کی کتاب ذم الھوی سے لیا گیا ہے۔

(19)آئیے نماز سیکھیں-عبد مصطفی آفیشل

اس کتاب میں نماز پڑھنے اور اس سے متعلق زیادہ سے زیادہ مسائل کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اصطلاحات کو آسان انداز میں بیان کیا گیا

ہے، اس کے اگلے حصوں پر بھی کام جاری ہے۔

(20)قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں اس بات کی تفصیل بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ماں کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا یا باپ کے نام سے

(21)محرم میں نکاح-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں بیان کیا گیا ہے کہ ماہ محرم الحرام میں بھی نکاح جائز ہے اور اسے ناجائز کہنا بالکل غلط ہے، محرم میں غم منانا یہ کوئی اسلامی رسم نہیں اور چاہے گھر بنانا ہو یا مچھلی، انڈہ اور گوشت وغیرہ کھانا سب محرم میں جائز ہیں۔

(22)روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں مشہور روایتوں کی تحقیق پر مشتمل ہے، اس میں روایتوں کی تحقیق بیان کی گئی ہے۔ صحیح روایتوں کی صحت پر اور باطل روایتوں کے موضوع و بے اصل ہونے پر دلائل پیش کیے گئے ہیں، اس کے اور بھی حصوں پر کام جاری ہے۔

(23)روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا دوسرا حصہ ہے، اس کے اور بھی حصوں پر کام جاری ہے۔

(24)بریک اپ کے بعد کیا کریں؟-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ ان نوجوانوں کے لیے لکھا گیا ہے جو عشق مجازی میں دھوکا کھا کر اپنی زندگی کے سفر کو جاری رکھنے کے لیے راہ تلاش کر رہے ہیں۔

(25)ایک نکاح ایسا بھی-عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سچی کہانی ہے، ایک نکاح کی کہانی، اس میں جہاں اسلامی طریقے سے نکاح کو بیان کیا گیا ہے وہیں اس پر عمل کی کوشش بھی کی گئی ہے، ہے تو یہ ایک کہانی پر اس میں آپ تحقیقی نکات بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔

(26)کافر سے سود-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ ایک کافر اور مسلمان کے درمیان سود کی کیا صورتیں ہیں؟ اور ساتھ ہی لون، بینک اور ڈاک سے ملنے والے منافع پر علمائے اہل سنت کی تحقیق بھی شامل رسالہ ہے۔

(27)میں خان تو انصاری-عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں قوم، ذات اور برادری وغیرہ کی اصل پر یہ ایک تحقیقی کتاب ہے، اس مساوات کو قائم کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، کفو کے مسئلے پر تحقیقی مواد بھی شامل کتاب ہے۔

(28)روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا تیسرا حصہ ہے، اس کے دو حصوں کا ذکر ہم کر آئے ہیں، اس کے چوتھے حصے پر کام جاری ہے۔

(29)جرمانہ-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مالی جرمانے کے متعلق لکھا گیا ہے۔ مالی جرمانہ فقہ حنفی میں جائز نہیں ہے اور اسے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

(30)لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ ؟-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اولیا کی ایک خاص حالت کے بیان میں ہے جسے "سکر" اور "شطحیات" وغیرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔اس تعلق سے اہل سنت کے معتدل موقف کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔یہ رسالہ ان کے لیے دعوت فکر ہے جو افراط و تفریط کے شکار ہیں۔

(31)تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام-عرفان برکاتی

یہ اعلی حضرت، امام احمد رضا بریلوی کی کتاب شمول الاسلام پر تخریج ہے۔

(32)اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)-عرفان برکاتی

اس کتاب میں اصلاح معاشرہ کے لیے احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔اصلاح معاشرہ کے حوالے سے یہ ایک اچھی کتاب ہے۔

(33)کلام عبید رضا-عبد مصطفی آفیشل

یہ الحاج اویس رضا قادری پاکستانی کے کلام کا مجموعہ ہے۔

(34)مسائل شریعت (جلد 1)-سید محمد سکندر وارثی

اس کتاب میں تقریباً سات سو سوال جواب ہیں۔روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل کثرت سے موجود ہیں۔فقہ حنفی کی روشنی میں مسائل کو بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

(35)اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا-مولانا حسن نوری گونڈوی

یہ مختصر سا رسالہ ایک اہم پیغام پر مشتمل ہے کہ علما و عوام سب کو چاہیے کہ لاعلمی کا اعتراف کرنے کی عادت ڈالیں اور جہاں علم نہ ہو وہاں تکلف کر کے جواب نہ دیتے ہوئے کہہ دیا جائے کہ میں نہیں جانتا۔

(36)سفر نامہ بلاد خمسہ-عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سفر نامہ ہے، ہندستان کے پانچ بلاد کے سفر کے احوال پر مشتمل ہے۔اس کے مطالعے سے جہاں آپ پانچ بلاد کے متعلق معلومات حاصل کریں گے وہیں کئی علمی نکات بھی آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

(37)منصور حلاج۔عبد مصطفی آفیشل

یہ مختصر سا رسالہ حضرت منصور حلاج رحمہ اللہ کے حالات پر ہے جس میں علمائے اہل سنت کی تحقیق کو بیان کیا گیا ہے اور حضرت منصور حلاج کے بارے میں رکھے جانے والے نظریات کو پیش کر کے جائزہ لیا گیا ہے۔

(38)مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں

اس رسالے میں علامہ وقار رضا القادری المدنی سلمہ الباری نے امام احمد بن حنبل کے صحابہ کرام کے متعلق نظریات کو پیش کیا ہے اور حضرت امیر معاویہ کے حوالے سے بھی کلام کیا گیا ہے۔

(39)مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں۔مولانا محمد ثقلین ترابی نوری، مولانا محمد سلیم رضوی

یہ کتاب شہزادۂ اعلی حضرت، حضور مفتی اعظم ہند کی سیرت اور کردار پر لکھا گیا ہے۔

(40)سفرنامہ عرب۔ مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی

یہ مفتی خالد ایوب مصباحی کا ملک عرب کے سفر کے دوران لکھا گیا سفرنامہ ہے۔

(41)تحریرات لقمان-علامہ قاری لقمان شاہد

مختلف موضوعات پر مشتمل یہ نہایت عمدہ کتاب ہے۔اس کتاب کو سیکڑوں کتابوں کا نچوڑ کہا جا سکتا ہے۔یہ اصل میں علامہ لقمان شاہد صاحب کی فیس بک پر تقریبًا 8 سال کی گئی پوسٹوں کا مجموعہ ہے۔

(42)من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق-زبیر جمالوی

یہ رسالہ مشہور روایت "من سب نبیا فاقتلوہ" کی تحقیق پر لکھا گیا ہے جس میں اس روایت کی سند پر تحقیقی کلام کیا گیا ہے۔

(43)ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت۔ مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی

اس رسالے میں ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔اس قدر کتابیں ڈاکٹر صاحب نے نہیں لکھی ہیں بلکہ دوسروں کی محنتوں کو اپنے نام کیا ہے۔

(44)فرضی قبریں۔عبد مصطفی آفیشل

اس کتاب میں علمائے اہل سنت کے 20 سے زائد حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ فرضی قبریں، مزارات وغیرہ بنانا اور ان کے ساتھ اصل جیسے معاملات کرنا حرام ہے۔

(45)سنی کون؟ وہابی کون؟۔عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ بہت عام فہم زبان میں لکھا گیا ہے تاکہ سنی اور وہابی کے درمیان اصل اختلاف کی نوعیت ہر کوئی سمجھ سکے۔

(46)علم نور ہے۔محمد شعیب جلالی عطاری

اس میں علم دین کے فضائل،علم کے حصول اور علم دین کے فروغ کے حوالے سے قرآن و سنت سے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

(47)یہ بھی ضروری ہے۔محمد حاشر عطاری

یہ رسالہ تبلیغ دین کی اہمیت پر لکھا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ "یہ (تبلیغ دین) بھی ضروری ہے"

(48)مومن ہو نہیں سکتا۔فہیم جیلانی مصباحی

یہ رسالہ تین حدیثوں کی شرح پر مشتمل ہے جو ان الفاظ کے ساتھ روایت کی گئی ہیں کہ "تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن ہو نہیں سکتا...الخ"

(49)جہان حکمت۔محمد سلیم رضوی

یہ کتاب اولیائے کرام کے اقوال پر مشتمل ہے۔کئی کتابوں میں سے منتخب اقوال کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔جذبے کو بیدار کرنے کے لیے اور کئی امور میں ان اقوال کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

(50)ماہ صفر کی تحقیق۔ مولانا محمد نیاز عطاری

اس رسالے میں ماہ صفر کے حوالے سے جو غلط فہمیاں عام ہیں ان کی اصلاح کی گئی ہے۔

(51)فضائل و مناقب امام حسین۔ ڈاکٹر فیض احمد چشتی

اس کتاب میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بیان کیے گئے ہیں اور ساتھ میں واقعۂ کربلا پر بھی بیان موجود ہے۔

(52)شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر۔ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ

اردو ترجمہ، تشریح اور تخریج ابو حامد عمران رضا عطاری المدنی نے کی ہے۔

(53)تحریرات بلال۔ مولانا محمد بلال ناصر

یہ کتاب مولانا محمد بلال ناصر کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔ مختلف موضوعات پر تحریریں آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

(54)معارف اعلیٰ حضرت

اس کتاب میں کئی لکھاری حضرات کے مضامین کو شامل کیا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کی سیرت اور ان کے اوصاف پر یہ ایک بہترین کتاب ہے۔

(55)نگارشات ہاشمی۔ مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی

یہ کتاب مولانا محمد بلال شاہ ہاشمی کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔ مختلف موضوعات پر تحریریں آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

(56)ماہنامہ التحقیقات۔ ربیع الاول 1444ھ کا شمارہ

یہ ایک ماہنامہ ہے جو دار التّحقیقات انٹرنیشنل کی خوب صورت کاوش ہے۔ مختلف موضوعات پر تحقیقی مضامین اس میں شامل کیے گئے ہیں۔

(57)حضرت امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں۔ مبشر تنویر نقشبندی

50 سے زیادہ باحوالہ اقوال وفرامین؛
کیا فرماتے ہیں پہلی تین صدیوں کے اسلاف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں؟ جانیں اس کتاب میں

(58)زرخانۂ اشرف۔ محمد منیر احمد اشرفی

یہ کتاب محمد منیر احمد اشرفی کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔ 700 سے زیادہ علمی اور اصلاحی تحریروں کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔ آخر میں ایک باب الگ سے بنایا گیا ہے جس میں مختصر تحریریں اور اقوال موجود ہیں۔

(59)حضرت خضر علیہ السلام۔ ایک تحقیقی جائزہ

حضرت خضر علیہ السلام کون ہیں؟ نبی ہیں؟ فرشتے ہیں؟ ولی ہیں؟ ان کا نام کیا ہے؟ وغیرہ پر ایک تحقیقی پیشکش

(60)ایمان افروز تحاریر۔ محمد ساجد مدنی

1200 سے زائد تحریروں کا مجموعہ؛ یہ سب مطالعے کے دوران نوٹ کیے گئے ہیں۔

(61) انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق۔اسعد عطاری مدنی

یہ مختصر رسالہ ایک حدیث کی تحقیق پر مشتمل ہے۔انبیا کا ذکر عبادت ہے...الخ حدیث کی سند پر کلام کیا گیا ہے۔

(62) رشحات ابن حجر۔فرحان خان قادری (ابن حجر)

یہ کتاب سیکڑوں علمی اور تحقیقی تحریروں کا مجموعہ ہے۔

(63) تجلیات احسن (جلد 1)۔محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی

یہ کتاب جناب محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی کے مضامین کا مجموعہ ہے۔ موضوعات بہت ہی عمدہ ہیں۔ حالات حاضرہ کے حساب سے ہر مضمون قابل تعریف ہے۔

(64) درس ادب۔غلام معین الدین قادری (یہ کتاب)

اساتذہ، والدین، دینی کتب وغیرہ کا ادب و احترام سکھاتی ایک کتاب۔ قرآن و سنت اور بزرگوں کے واقعات و ارشادات سے سجائی گئی ایک مختصر تحریر

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

TO DONATE :

Account Details :
Airtel Payments Bank
Account No.: 9102520764
(Sabir Ansari)
IFSC Code : AIRP0000001

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm **9102520764**

OUR DEPARTMENTS:

enikah
E NIKAH MATRIMONIAL SERVICE

SABIYA
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

BOOKS r
ROMAN BOOKS

PS graphics
PURE SUNNI GRAPHICS
GRAPHIC DESIGNING DEPARTMENT

ACAG MOVEMENT
TO CONNECT AHLE SUNNAT



/abdemustafaofficial
for more details WhatsApp on **+919102520764**



Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog. These articles are very useful and informative.

(2) Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Topics of our books are something different and many of them are based on current affairs. Islamic scholars from different countries are sending their books to publish on our platform. We want to make this platform, the biggest virtual library for Ahle Sunnat Wa Jama'at.

(4)E Nikah Matrimonial Service

India's #1 Sunni Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. It's especially for Sunni Muslims and here we don't allow any other sect. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

(4) E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four womens at once, it's recommended to have more wives but nowadays it's rare because people started to dislike this beautiful Islamic culture. By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books

Roman Books is our very popular department. We are publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.Read more about us on our website,

visit : www.abdemustafa.in